احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 9 مئی 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 9 مئی 2014ء 9رجب 1435 ہجری 9 ہجرت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 105

غصہ پینے والا

معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی غصہ کو پی جاتا ہے جبکہ وہ اس کو نافذ کرنے پر قادر ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کو قیامت کے دن بلائے گا اور اس کو فراخ چشم حوروں کا اختیار دے گا جو وہ چاہے۔

(ریاض الصالحین باب الصبر حدیث :47)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عثمانؓ کی زندگی میں خادموں کے ساتھ معاملہ میں انکسار کے ساتھ عدل کی بھی عجب شان نظر آتی ہے۔ایک دفعہ اپنے غلام سے فرمایا کہ ''میں نے تمہاری گوشمالی کی تھی یعنی کسی بات پر تنبیہ کے لئے کان مروڑے تھے اب مجھ سے بدلہ لے لو۔اس نے آپ کا کان پکڑلیا۔فرمانے لگے ''اور سختی سے کان مروڑ و کہ اسی دنیا میں جو بدلہ چکا دیا جائے وہ کیا خوب ہے۔'' (الریاض النضرہ جلد 2 صفحہ 111)

نافع بن عبدالحارث کہتے ہیں کہ

حضرت عمرؓ مکہ آئے اور جمعہ کے دن دارالندوہ میں ٹھہر گئے تا کہ قریب سے بیت اللہ آجا سکیں۔ایک دفعہ اپنی چادر دیوار پر لٹکائی تو ایک کبوتر اس پر آکر بیٹھ گیا۔انہوں نے اس اندیشہ سے کہ چادر کو گندا نہ کر دے اسے اڑا دیا۔وہ دوسری دیوار پر جا بیٹھا تو ایک سانپ نے اسے ڈس کر مار ڈالا۔جمعہ کے بعد حضرت عمرؓ نے مجھے اور عثمان سے کہا کہ تم دونوں میرے اس معاملہ میں فیصلہ کرو۔میں نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ میرے خیال میں تو حضرت عمرؓ کو بطور فدیہ ایک بکرے کی قربانی کرنی چاہیے۔حضرت عثمانؓ نے فرمایا میرا بھی یہی خیال ہے۔ (مسند الشافعی صفحہ 47)

حضرت عثمان غنیؓ دولتمند ہونے کے ساتھ بہت سخی اور فیاض بھی تھے۔کوئی خیال کر سکتا ہے کہ شاید غیر معمولی دولت کی وجہ سے اُن کو ''غنی'' کا خطاب ملا۔امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کو محض مالی فراخی کی وجہ سے نہیں بلکہ اُن مالی قربانیوں کی وجہ سے ''غنی'' کہا گیا ہے جو وہ دل کے غنا کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی راہ میں پانی کی طرح مال بہاتے تھے جسے دیکھ کر آج بھی انسان محو حیرت ہو جاتا ہے۔

حضرت عثمانؓ ہی تھے جنہوں نے یہ عہد کیا تھا کہ میں ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کیا کروں گا اور پھر زندگی کے آخری سانس تک اس عہد کو نبھاتے رہے اور ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرتے چلے گئے۔ (مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 86)

یہ کوئی معمولی قربانی نہیں ایک غلام کی قیمت ہزاروں درہم ہوا کرتی تھی اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر جمعہ کو یہ مالی قربانی از خود اپنے ذمے لے لینا بہت بڑی بات ہے اور حضرت عثمانؓ کی ہفتہ وار مالی قربانی کی غیر معمولی منفرد مثال ہے جو آپ نے قائم کر دکھائی۔اپنے گھر کے محاصرہ کے دنوں میں آپ نے بیس غلام آزاد کئے۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 383)

(بحوالہ سیرت صحابہ رسولؐ صفحہ 92 از مکرم حافظ مظفر احمد صاحب)

خالص ہو کر خدا کی تلاش کریں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''دنیا میں ہر چیز کی ترقی تدریجی ہے۔روحانی ترقی بھی اسی طرح ہوتی ہے اور بدُوں مجاہدہ کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور مجاہدہ بھی وہ ہو جو خدا تعالیٰ میں ہو۔''یعنی خالص ہو کر اُس کی تلاش ہو،اُس کی تعلیم پر عمل ہو۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 339)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

بنیادی امور داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ

1۔ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

2۔داخلہ میٹرک/ ایف اے کے نتیجہ کے بعد ہوگا تاہم نتیجہ نکلنے سے قبل درخواست بھجوا دی جائے۔بعد میں نتیجہ نکلتے ہی رزلٹ کارڈ/ سند کی فوٹو کاپی وکالت تعلیم میں بھجوائیں۔

3۔میٹرک پاس کیلئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے پاس کے لئے 19 سال ہے۔

4۔امیدوار اپنی درخواست وکالت تعلیم کے فارم پر بھجوائیں جس کی نقل مکرم امیر صاحب ضلع مکرم مربی صاحب ضلع،مکرم قائد صاحب ضلع سے حاصل کی جا سکتی ہے۔اگر کسی وجہ سے فارم نہ مل سکے تو وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ کو ایک خط مع مکمل پتہ لکھ کر فارم طلب فرمائیں۔

5۔فارم کے سارے خانے پر کئے جائیں۔

6۔ درخواست پر امیدوار کے والد/ والدہ سرپرست کے دستخط ہونے ضروری ہیں۔

7۔ درخواست مکرم امیر یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ بھجوائیں۔

8۔ داخلہ کیلئے امیدوار کا تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں پاس ہونا ضروری ہے۔جس کی تاریخ کا اعلان بعد میں ہوگا۔

9۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 047-6211082 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013

خطبہ جمعہ 21 مارچ 2014ء

س: حضور انور نے خطبہ کا کیا موضوع بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! آج میں حضرت مسیح موعود کی چند تحریرات اور ارشادات پیش کروں گا جن میں آپ نے اپنی صداقت اور نشانات ومعجزات کا ذکر فرمایا ہے۔

س: گزشتہ خطبہ جمعہ کے بارہ میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! گزشتہ خطبہ میں میں نے معرفت الٰہی کی اہمیت اور حصول کے طریق کے بارے میں کچھ اقتباسات پڑھے تھے اور ایک دو مشکل حوالوں کی مختصر وضاحت بھی کی تھی۔ لیکن بعد میں احساس ہوا کہ ایک اقتباس کی وضاحت صحیح طور پر نہیں ہوسکی۔ اس لئے آج میں پہلے اس اقتباس کی چند سطریں یا اس کا کچھ حصہ پڑھ کر آسان الفاظ میں اس کو مختصراً بیان کروں گا۔

س: علم ومعرفت کے حصول کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کا اقتباس درج کریں نیز اس کی وضاحت میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: ''علم اور معرفت کو خدا تعالیٰ نے حقیقت (دین) کے حصول کا ذریعہ ٹھہرایا ہے اور اگرچہ حصول حقیقت (دین) کے وسائل اور بھی ہیں جیسے صوم وصلوۃ ہے اور دعا اور تمام احکام الٰہی جو چھ سو سے بھی کچھ زیادہ ہیں لیکن عظمت ووحدانیت ذات اور معرفت شیون وصفات جلالی وجمالی حضرت باری عزّ اسمہ وسیلۃ الوسائل اور سب کا موقوف علیہ ہے کیونکہ جو شخص غافل دل اور معرفت الٰہی سے بکلی بے نصیب ہے وہ کب توفیق پاسکتا ہے کہ صوم اور صلوۃ بجالاوے یا دعا کرے یا اور خیرات کی طرف مشغول ہو۔ ان سب اعمال صالح کا محرک تو معرفت ہی ہے اور یہ تمام دوسرے وسائل دراصل اسی کے پیدا کردہ اور اسی کے بنین وبنات ہیں۔''

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 187)

فرمایا! یہ اقتباس بڑا اہم ہے اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ عام آدمی کے سمجھنے کے لئے بھی اس کی کچھ وضاحت کردوں۔ پہلی بنیادی بات حضرت مسیح موعود نے یہ بیان فرمائی کہ (دین) کی حقیقت اسی کو پتا چل سکتی ہے جب کوئی گہرائی میں جا کر اس کے علم اور معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرے یا اس وقت پتا لگ سکتی ہے جب یہ کوشش کی جائے کہ علم اور معرفت حاصل ہو۔ فرمایا کہ (دین) کی حقیقت کے حصول کے لئے بہت سے ذریعے ہیں اور (دین) کی حقیقت انہی پر واضح ہوسکتی ہے جو ان ذریعوں کو حاصل کریں۔ بے شمار ذریعے ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش ہوگی تبھی (دین) کی حقیقت واضح ہوگی۔ ان ذرائع میں نماز ہے روزہ ہے دعا ہے اور وہ تمام احکام الٰہی ہیں جو قرآن کریم میں درج ہیں اور ایک اندازے کے مطابق ان کی تعداد چھ سو سے زیادہ ہے لیکن یاد رکھو نہ نماز کی حقیقت معلوم ہوسکتی ہے نہ روزے کی حقیقت معلوم ہوسکتی ہے یعنی حقیقی طور پر نہ نماز کی ادائیگی کا فرض ادا ہوسکتا ہے نہ روزے کی ادائیگی کا فرض ادا ہوسکتا ہے نہ دعا کی حقیقت کا علم ہوسکتا ہے نہ ہی قرآن کریم کے باقی احکامات کا صحیح فہم وادراک ہوسکتا ہے۔ ان سب باتوں کی گہرائی اہمیت اور حقیقت کا علم تبھی ہوگا جب اللہ تعالیٰ کی عظمت کا علم اور معرفت حاصل ہوگی جب اللہ تعالیٰ کی ذات کی وحدانیت کی معرفت حاصل ہو۔ یہ یقین ہو کہ وہی ایک خدا ہے اور اس کے علاوہ کوئی اور خدا نہیں۔

س: اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے کون سی چیز ضروری ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کی جو مختلف صفات ہیں جن میں صفات جلالی بھی ہیں اور صفات جمالی بھی ہیں ان کی نئی سے نئی شان کا فہم وادراک اور معرفت نہ ہو اس وقت تک احکامات پر عمل نہیں ہوسکتا۔

س: حضور انور نے 23 مارچ کے دن کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! 23 مارچ یوم مسیح موعود جماعتوں میں منایا جائے گا جس میں اس دن کے حوالے سے علماء اور مقررین تقریریں بھی کرتے ہیں جن میں نشانات کا بھی ذکر ہوتا ہے تائیدات کا بھی ذکر ہوتا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے اپنی آمد اور صداقت کے حق میں چاند اور سورج گرہن کے نشان کی کیا وضاحت فرمائی؟

ج: '' دارقطنی میں یہ ایک حدیث ہے کہ امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ...... ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین وآسمان خدا نے پیدا کیا یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن اس کی اول رات میں ہوگا یعنی تیرھویں تاریخ میں اور سورج کا گرہن اس کے دِنوں میں سے بیچ کے دن میں ہوگا یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو اور ایسا واقعہ ابتدائے دنیا سے کسی رسول یا نبی کے وقت میں کبھی ظہور میں نہیں آیا صرف مہدی معہود کے وقت اس کا ہونا مقدر ہے۔ اب تمام انگریزی اور اردو اخبار اور جملہ ماہرین ہیئت اس بات کے گواہ ہیں کہ میرے زمانہ میں ہی جس کو عرصہ قریباً بارہ سال کا گزر چکا ہے اس صفت کا چاند اور سورج کا گرہن رمضان کے مہینہ میں وقوع میں آیا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 202)

س: دارقطنی کی حدیث ان لم ھدینا ......کو ضعیف قرار دینے والوں کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خدا اپنے غیب پر بجز برگزیدہ رسولوں کے کسی کو مطلع نہیں فرماتا (الجن: 28,27) پس جبکہ یہ پیش خبری اپنے معنوں کے رو سے کامل طور پر پوری ہوچکی تو اب یہ کچے بہانے ہیں کہ حدیث ضعیف ہے یا امام محمد باقر کا قول ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 204)

س: حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد صاحب کی وفات کے وقت کن الفاظ میں تسلی دی؟

ج: ''جب مجھے یہ خبر دی گئی کہ میرے والد صاحب آفتاب غروب ہونے کے بعد فوت ہوجائیں گے تو بموجب مقتضائے بشریت کے مجھے اس خبر کے سننے سے درد پہنچا......۔ تب اسی وقت غنودگی ہو کر یہ دوسرا (ـ) ہوا یعنی کیا خدا اپنے بندہ کے لئے کافی نہیں ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 219)

س: ''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں'' والی انگوٹھی حضرت مسیح موعود نے کس کے ذریعہ سے بنوائی تھی؟

ج: فرمایا! ''جب مجھ کو اللہ تعالیٰ نے پیش خبری دی ''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں'' تب میں نے ایک ہندو کھتری ملاوامل نام کو جو ساکن قادیان ہے امرتسر بھیجا کہ تا حکیم مولوی محمد شریف کلانوری کی معرفت اس کو کسی نگینہ میں کھدوا کر اور مہر بنوا کر لے آوے اور میں نے اس ہندو کو اس کام کے لئے محض اس غرض سے اختیار کیا کہ تا وہ اس عظیم الشان پیش خبری کا گواہ ہوجائے اور تا مولوی محمد شریف بھی گواہ ہوجاوے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 220)

س: حضرت مسیح موعود نے پیش خبری ''کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں'' کی الٰہی پیش خبری کے پورا ہونے کے کیا شواہد پیش فرمائے ہیں؟

ج: ''ہماری معاش اور آرام کا تمام مدار ہمارے والد صاحب کی محض ایک مختصر آمدنی پر منحصر تھا اور بیرونی لوگوں میں سے ایک شخص بھی مجھے نہیں جانتا تھا اور میں ایک گمنام انسان تھا جو قادیان جیسے ویران گاؤں میں زاویہ ٔگمنامی میں پڑا ہوا تھا۔ پھر بعد اس کے خدا نے اپنی پیش خبری کے موافق ایک دنیا کو میری طرف رجوع دے دیا اور ایسی متواتر فتوحات سے مالی مدد کی کہ جس کا شکریہ بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں......۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 220)

س: حضور انور نے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کے بارہ میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! اب یہ لنگر جو ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کا ساری دنیا میں جاری ہے اور یہاں بھی جاری ہے یہ خلافت کی وجہ سے یہاں مستقل بنیادوں پر قائم ہے۔ یہ بھی ایک اہم شاخ ہے حضرت مسیح موعود کے کاموں کی۔

س: لنگر خانہ کے ذمہ داران کو حضور انور نے کیا ہدایت فرمائی؟

ج: فرمایا! ضیافت کے جو ذمہ دار ہیں ان کا کام ہے کہ ہر آنے والے کی ضیافت کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دیا کریں۔ بیشک اسراف جائز نہیں منصوبہ بندی صحیح ہونی چاہئے لیکن کہیں کنجوسی کا اظہار نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ لنگر آپ کا نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود کا لنگر ہے جو جاری ہے۔

س: جماعت احمدیہ کی ترقی کے حوالہ سے براہین احمدیہ میں پیش خبری کس طرح پوری ہوئی؟

ج: '' براہین احمدیہ میں اس جماعت کی ترقی کی نسبت پیش خبری ہے...... پہلے ایک بیج ہوگا کہ جو اپنا سبزہ نکالے گا پھر موٹا ہوگا پھر اپنی ساقوں پر قائم ہوگا۔'' یہ ایک بڑی پیش خبری تھی جو اس جماعت کے پیدا ہونے سے پہلے اور اس کے نشو ونما کے بارہ میں آج سے پچیس برس پہلے کی گئی تھی...... سو یہ پیش خبری محض خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے پوری ہوئی۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 241)

س: کتنے ملکوں میں جماعت احمدیہ کا قیام ہوچکا ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت دنیا کے 204 ممالک میں اور کروڑوں کی تعداد میں ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے اپنے آفات سے بچائے جانے کے متعلق کیا پیش خبری فرمائی؟

ج: ''براہین احمدیہ میں ایک یہ بھی پیش خبری ہے یعنی خدا تجھے آپ تمام آفات سے بچائے گا اگرچہ لوگ نہیں چاہیں گے کہ تو آفات سے بچ جائے۔ بچائے جانے کا سوال تب ہوسکتا ہے جب کوئی دشمنی ہو۔ کسی کو جانتا ہی کوئی نہیں تھا دشمنی کیسی۔ فرمایا کہ بعد اس کے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ میں نے کیا تو ان دنوں میں میرے پر ایک پادری ڈاکٹر مارٹن کلارک نام نے خون کا مقدمہ کیا...... جو براہین احمدیہ میں آج سے پچیس برس پہلے درج ہے اور وہ یہ ہے یعنی ''خدا نے اس الزام سے اس کو بری کیا جو اس پر لگایا گیا تھا اور وہ خدا کے نزدیک وجیہہ ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 242)

س: حضرت مسیح موعود کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کے مطالعہ کی اہمیت کی بابت حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! اس کتاب کی بھی تشہیر ہونی چاہئے اور دینا چاہئے لٹریچر میں۔ کئی غیر مجھے خط لکھتے ہیں کہ یہ کتاب پڑھنے سے (دین حق) کی خوبصورتی کا ہمیں پتا لگا۔

س: حضرت مسیح موعود نے اپنے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: ''پس اے تمام لوگو! جو میری آواز سنتے ہو

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ...... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

مکرم مظفر احمد درّانی صاحب

تربیت اولاد کے لئے اسوہ رسول ﷺ

آپ نرمی، محبت، پیار اور دعاؤں کے ساتھ بچوں کی تربیت کرتے تھے

ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز زندگی اور نمونہ کو خود خدا نے ہمارے لئے اسوہ حسنہ قرار دیا۔ (الاحزاب:22)

اور محبوب خدا بننے کے لئے آپ کی اتباع کو وسیلہ ٹھہرایا گیا ہے۔ (آل عمران: 32) تربیت اولاد کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک اسوہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ جس کی ایک جھلک ذیل میں پیش ہے۔

تربیت کے تین بنیادی اصول

اللہ تعالیٰ خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تربیت کی راہیں ہموار ہونے سے متعلق فرماتا ہے:...... یعنی غالب اور بار بار رحم کرنے والی ہستی پر توکل کر۔ جو تجھے اُس وقت بھی دیکھتا ہے جب تو اکیلا نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ اور اس وقت بھی جبکہ تو (نماز باجماعت کے لئے) سجدہ کرنے والی جماعت میں ادھر اُدھر پھر رہا ہوتا ہے۔ (الشعراء:221)

ان آیات کی تفسیر میں سیدنا حضرت مصلح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مہیا کئے گئے تربیت کے تین بنیادی اصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کی تائید ہو دوسرے یہ کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر ان کی تربیت کا کامل جذبہ موجود ہو اور تیسرے یہ کہ جن کی آپ تربیت اور خبر گیری کرنا چاہتے تھے، ان کے اندر ماننے کا جذبہ موجود ہو۔ ان تینوں چیزوں کے متعلق فرماتا ہے: (1) وَتَوَکَّل ...... تو اللہ پر توکل کر کے اس کام کو شروع کر دے وہ تیری ضرور مدد کرے گا یعنی میں تیری مدد کروں گا۔ (2) الَّذِیۡ ...... اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ تیرے اندر کیا روح کام کر رہی ہے یعنی تو اپنے اندر یہ جذبہ رکھتا ہے کہ ان کی تربیت کرے۔ آگے فرماتا ہے: وَتَقَلُّبَکَ...... پھر تیسری بات بھی تجھے حاصل ہے یعنی تو ان لوگوں میں پھرتا ہے جو ہر رنگ میں تیری اطاعت اور فرمانبرداری کا جذبہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ یہ تین مشکلات تھیں جن کا اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ذکر کیا ہے۔ فرماتا ہے یہ کام اللہ تعالیٰ کی تائید چاہتا ہے، سو میں تیری مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ یہ کام تیرے اندر دوسروں کی تربیت اور اصلاح کرنے کا جذبہ چاہتا ہے، سو وہ تیرے اندر موجود ہے۔ یہ کام ان لوگوں کے اندر جن کی تو تربیت اور خبر گیری کرنا چاہتا ہے، کامل اطاعت اور فرمانبرداری کی روح چاہتا ہے، سو وہ ان کے اندر موجود ہے۔ اس لئے تجھے اس کام میں کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہیں ہو سکتا۔‘‘

(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص290)

سلام کی تلقین

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو بچپن میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے تھے، وہیں آپ نے آدابِ زندگی سیکھے، بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تم گھر میں داخل ہو تو السلام علیکم کہا کرو جو تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا موجب ہوگا۔

(جامع ترمذی ابواب الاستیذان والآداب باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہٗ)

کھانے کے آداب

حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب تھے، بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں رہتا تھا، کھانا کھاتے وقت میرا ہاتھ تھالی میں پھرتی سے ادھر ادھر گھومتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے میری یہ عادت دیکھ کر فرمایا کہ اے بچے! کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھو، اسی طرح اپنے دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

(صحیح بخاری کتاب الاطعمہ باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین)

اسی طرح کی ایک حدیث کی تشریح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

’’رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو بچپن ہی سے ادب سکھانے کا حکم دیا ہے اور اپنے عزیزوں کو بھی بچپن میں ادب سکھا کر عملی ثبوت دیا ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب چھوٹے تھے تو ایک دن کھاتے وقت آپ نے ان کو فرمایا...... دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اس وقت اڑھائی سال کے قریب ہوگی۔ ہمارے ملک میں اگر بچہ سارے کھانے میں ہاتھ ڈالتا اور سارا منہ بھر لیتا ہے بلکہ ارد گرد بیٹھنے والوں کے کپڑے بھی خراب کرتا ہے تو ماں باپ بیٹھے ہنستے ہیں اور کچھ پرواہ نہیں کرتے یا یونہی معمولی سی بات کہہ دیتے ہیں جس سے ان کا مقصد بچہ کو سمجھانا نہیں بلکہ دوسروں کو دکھانا ہوتا ہے۔‘‘

(منہاج الطالبین، انوار العلوم جلد 9 ص 200)

ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عام ہدایت فرمائی کہ تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ پیئے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الاشربہ باب آداب الطعام)

پوری وضاحت

کھانے کے آداب کے تمام پہلوؤں کی وضاحت اس حدیث سے ہوتی ہے جو حضرت عکراش رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو مرہ نے اپنے اموال صدقہ دے کر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین اور انصار کے درمیان رونق افروز تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر لے گئے اور ان سے دریافت کیا کہ کوئی کھانے کی چیز ہے؟ انہوں نے ثرید کا پیالہ پیش کیا، جس میں ثرید اور بوٹیاں کافی تھیں۔ ہم اس میں سے کھانے لگے، میں کبھی ادھر سے اور کبھی اُدھر سے کھاتا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے سے کھا رہے تھے۔ رسول کریمؐ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے عکراش! کھانا ایک جگہ سے کھاؤ، تمام کھانا ایک ہی طرح کا ہے۔ پھر ہمارے سامنے ایک طشت لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجور اور ڈوکے تھے۔ میں تو سامنے سے کھانے لگا اور رسول کریمؐ اپنی پسند کے مطابق کبھی ادھر سے اور کبھی اُدھر سے چن چن کر کھاتے اور فرمایا: اے عکراش! اپنی پسند کی چن چن کر کھاؤ کہ یہ مختلف اقسام کی ہیں۔ پھر پانی لایا گیا، رسول کریمؐ نے اپنا ہاتھ دھویا اور اپنا گیلا ہاتھ اپنے چہرے، سر اور بازوؤں پر پھیرا اور فرمایا: اے عکراش! یہ آگ پر پکی ہوئی چیز کا وضو ہے یعنی کھانے کے بعد ہاتھ اور منہ صاف کر لئے جائیں۔

(جامع ترمذی ابواب الاطعمہ باب ماجاء التسمیۃ علی الطعام)

بچپن سے تربیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اولاد کی بھی اسی رنگ میں تربیت فرمائی اور ان کے دل میں بھی بچپن سے تقویٰ پیدا کیا۔ ایک دفعہ آپ کے نواسوں حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سے ایک نے گھر میں کھجور کا ایک ڈھیر دیکھا اور صدقہ کی ان کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں ڈال لی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا، فوراً اپنی انگلی بچہ کے منہ میں ڈالی اور نہ صرف کھجور نکال کر باہر پھینک دی بلکہ اس کے چھوٹے چھوٹے ذرات بھی منہ سے نکال دیئے اور فرمایا اے بچے! تم آل رسولؐ ہو ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اخذ صدقۃ التمر)

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اس کا عام طور پر یہ مطلب لیا جاتا ہے اور وہ ٹھیک ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھ پر اور میری اولاد پر صدقہ حرام ہے اور برصغیر میں ظاہراً سید اس کی بڑی پابندی کرتے ہیں۔ لیکن حضرت مصلح موعود نے اس کی ایک اور بھی تشریح فرمائی ہے۔ فرمایا اس کا مطلب یہ تھا کہ تمہارا کام خود کام کر کے کھانا ہے نہ کہ دوسروں کے لئے بوجھ بننا۔ اب دیکھیں بچپن سے ہی کتنے سبق آپؐ نے اپنے نواسہ کو دے دیئے۔ اگر بچپن سے ہی یہ سوچ مائیں اپنے بچوں میں پیدا کریں تو آپ دیکھیں گے کہ احمدی معاشرہ میں کچھ عرصہ بعد کوئی بھی ہاتھ مانگ کر کھانے والا نہیں ہوگا بلکہ کچھ کر کے کھانے والا اور کھلانے والا بن جائے گا۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ 20 ستمبر 2004ء ص4)

اپنی فکر خود کیجئے

بچپن سے ہی بچے کو ذہن نشین کرا دیجئے کہ اس کا حسب نسب اس کے کسی کام نہیں آئے گا بلکہ اپنا ذاتی عمل ہی اس کی فلاح کا موجب ہوگا۔ اس کے نتیجہ میں بچوں میں خود اعتمادی پیدا ہوگی اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر ذمہ داری کے ساتھ اپنی دنیا و عاقبت سنواریں گے۔ اسی مضمون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نصیحت کرتے ہوئے خوب واضح کیا۔ آپ نے فرمایا: یعنی اے میری لختِ جگر فاطمہ! اپنے آپ کو آگ سے بچانے کے سامان خود کر کیونکہ میں خدا کے مقابلہ میں تمہاری کسی مدد کا اختیار نہیں رکھتا۔

(ادب المفرد باب وجوب صلۃ الرحم)

وفات پر آنسو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری بیٹے ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے جن سے آپ کو بہت محبت تھی۔ جب سولہ ماہ کی عمر میں ان کی وفات ہوگئی تو جنازہ اٹھائے جانے کے وقت آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ اس پر ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ بھی روتے ہیں؟ فرمایا: یہ تو اولاد سے محبت کا جذبہ ہے کہ آنکھ آنسو بہاتی ہے، دل غمگین ہے مگر ہم کوئی ایسی بات نہیں کہیں گے جس سے ہمارا رب ناراض ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی انا بک لمحزونون)

یہ آپ کی اعلیٰ تربیت کا ہی نتیجہ تھا کہ جب آپ کی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ہوئی تو تدفین کے بعد آپ اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دعا کے لئے قبر پر لائے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قبر کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھ کر رونے لگیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے

اپنی بیٹی کی بہت اعلیٰ تربیت کر رکھی تھی، اُس وقت بھی ان کی تربیت کا اہتمام فرماتے ہوئے دلاسہ دیتے رہے اوران کے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔

(سنن الکبریٰ کتاب الجنائز باب سیاق الاخبار علیٰ جواز البکاء بعد الموت۔از: حافظ ابوبکر احمد بن حسین البیہقی، مجلس دائرالمعارف مصر)

سادگی سے رخصتی

مہنگائی کے اس دور کے لئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹیوں کی تربیت کا بہت اعلیٰ نمونہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے کہ آپ نے اپنی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی کے وقت اپنی خادمہ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ میری بیٹی کو شادی کے لئے تیار کرو اور اسے دلہن بنا کر عثمان کے گھر چھوڑ آؤ۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا کہ بغیر کسی بارات اور تقریب شادی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کا رخصتانہ ہوگیا۔شادی کے کچھ ہی دن بعد دونوں باپ بیٹی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اخلاق کی بہت تعریف کی۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال،از: حافظ ابی احمد عبداللہ بن عدی الجرجانی جلد5 ص134، دارالکتب العلمیہ بیروت)

تربیت کا ایک انداز

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے چال ڈھال، طور اطوار، گفتگو اور اخلاق میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کوئی نہیں دیکھا۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے تھے، محبت سے ان کا ہاتھ تھام لیتے تھے اور اسے بوسہ دیتے اور اپنے ساتھ بٹھاتے تھے۔ اور اسی طرح جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی فاطمہ کے گھر تشریف لے جاتے تو وہ بھی احترام میں کھڑی ہو جاتیں، آپ کا ہاتھ تھام کر اسے بوسہ دیتیں اور اپنے ساتھ حضور کو بٹھاتیں۔

(سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ماجاء فی القیام)

اس سے بہتر

ایک دفعہ مالِ غنیمت میں کچھ غلام آئے۔ آپ کی لختِ جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر کی ضرورت کے لئے ایک خادم مانگنے آئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر پر نہیں تھے اس لئے پیغام دے کر واپس چلی گئیں۔ آپ گھر تشریف لائے، بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پیغام پا کر تربیت کی غرض سے اسی وقت سخت سردی کی رات میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ بیان کرتی ہیں کہ آپ ان کے پاس ہی بستر میں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ خادم تو زیادہ ضرورت مندوں میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ اب میں کیسے کسی سے واپس لوں۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ تم نے جو خادم کا مطالبہ کیا تھا، کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ اور فرمایا کہ تم لوگ جب سونے لگو تو تینتیس (33) مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس (33) مرتبہ ہی الحمد للہ اور چونتیس (34) مرتبہ اللہ اکبر کا ورد کیا کرو۔ یہ تمہارے لئے اس سے کہیں بہتر ہے جو تم نے مانگا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب الدلیل علیٰ ان الخمس لنوائب رسول اللہؐ)

مسجد میں ساتھ لے کر آتے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نواسے نواسیوں کو کم عمری کے باوجود نماز کے لئے اپنے ساتھ مسجد لے کر جاتے۔ اگرچہ کہ بچے کم عمری کی معصومانہ شرارتیں بھی کرتے مگر آپ کے پیشِ نظر ان کی تربیت اور نماز کی ٹریننگ ہوتی تھی۔

(سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب العمل فی الصلوٰۃ)

خدا کی رضا پر راضی

آپ کی سب سے بڑی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک بیٹا کم سنی میں وفات پا گیا،اس کی حالتِ نزع کے وقت حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھجوایا کہ بیٹا نزع کی حالت میں ہے،تشریف لا کر کچھ کریں۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم کے مشرکانہ خیالات سے بچنے اوران کی تربیت کے لئے کہلا بھیجا کہ زینب کو میرا اسلام پہنچا دو اور کہو کہ جو کچھ اللہ لے لے وہ بھی اسی کا ہے اور جو وہ عطا کرے اس کا بھی وہی مالک ہے۔ اور ہر شخص کے لئے اس کے پاس ایک میعاد مقرر ہے۔ اس لئے صبر کرو اور اپنے خیالات خدا کی خاطر پاک کر لو اور خدا کی رضا پر راضی رہو۔

(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب فی قول النبی یعذب المیت ببعض بکاء اھلہ)

ترتیب کا لحاظ

ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے باری باری آپ سے پینے کے لئے کچھ مانگا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور گھر میں موجود بکری جس کا دودھ دوہا جا چکا تھا، کی طرف بڑھے اور آپ کے ہاتھ لگاتے ہی دوبارہ بکری کو دودھ اتر آیا۔ دودھ دوہ لینے کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے تو آپ نے اسے پیچھے ہٹا دیا اوران کی بجائے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہلے دودھ پلایا۔ اس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ کیا حسین آپ کو زیادہ پیارا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ بات نہیں بلکہ حسین نے پہلے مانگا تھا اس لئے اسے پہلے ہی دینا ضروری تھا۔ اس طرح آپ نے گھر میں موجود ہر فرد کی تربیت کا سامان کر دیا۔

(مجمع الزوائد۔از: حافظ نورالدین علی بن ابی بکر الھیثمی جلد9 ص171 دارالکتب العلمیہ بیروت)

جائز محبت و پیار

جائز اور میانہ روی کے ساتھ محبت و پیار بچوں کی تربیت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب فائدہ اٹھایا اور والدین کے لئے اچھا نمونہ قائم فرما دیا۔ ایک دفعہ آپ اپنے بچوں کو پیار سے چوم رہے تھے کہ ایک بدوی سردار نے دیکھ کر نہایت حیرانگی سے کہا کہ آپ اپنے بچوں کو چومتے بھی ہیں۔ میرے دس بچے ہیں، میں نے تو کبھی کسی بچہ کو نہیں چوما۔ اس پر آپ نے فرمایا: اگر اللہ نے تیرے دل سے رحمت وشفقت نکال لی ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الولد وتقبیلہ)

سب سے چھوٹا بچہ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی بھی پہلا پھل آتا تو پھلوں میں برکت کے لئے دعا کرتے اور پھر وہ پھل مجلس میں موجود سب سے چھوٹے بچہ کو عطا فرماتے۔

(صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل سے جہاں بچہ میں خود اعتمادی پیدا ہوتی تھی وہاں تمام چھوٹوں بڑوں کی تربیت کا بھی انتظام ہو جاتا تھا۔

بچوں کے ساتھ کھیل کود

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بچوں کے بچوں سے بھی گھل مل کر رہتے، ان کے ساتھ کھیلتے اور خود جھک کر انہیں اپنی پشت پر سوار کر لیتے اور تفریح کے ذریعہ ان کی تربیت کا سامان کرتے تھے۔

(مجمع الزوائد۔از: حافظ نورالدین علی بن ابی بکر الھیثمی جلد9 ص182، دارالکتب العلمیہ بیروت)

دوڑ کا مقابلہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کی تربیت کی خاطر ان سے گھل مل کر بھی رہتے، انہیں اپنا دوست بناتے اور ان کی دلچسپی کے لئے ان کے دوڑ کے مقابلے بھی کرواتے۔ اور دوڑ میں سب سے پہلے واپس آنے والے کو انعام سے نوازتے۔ جب بچے دوڑ کر واپس آپ تک پہنچتے تو کوئی آپ کی پیٹھ پر چڑھتا تو کوئی سینہ پر۔ آپ ان کی دلجوئی اور تربیت کے لئے ان کو چومتے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتے تھے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد اول ص214 بیروت)

بچوں کے لئے دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بچوں اوران کے بچوں کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے تا کہ وہ محبوبِ الٰہی بن جائیں۔ ایک دن آپ نے اپنے نواسہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کندھوں پر اٹھا رکھا تھا اور یوں دعا گو تھے کہ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب مناقبِ حسن)

کھجوریں لے جاؤ

ایک غریب شخص نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں تو مارا گیا۔ ماہ رمضان میں روزے کی حالت میں بیوی سے ازدواجی تعلق قائم کر بیٹھا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ایک گردن آزاد کر دو۔ کہنے لگا، مجھے اس کی کہاں توفیق؟ فرمایا پھر مسلسل دو مہینے کے روزے رکھو۔ کہنے لگا مجھے اس کی بھی طاقت نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا یہ سب میری استطاعت سے باہر ہے۔ دریں اثناء کھجوروں کی ایک ٹوکری رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ آپؐ نے اس مفلوک الحال سائل کو بلوایا اور وہ ٹوکری اس کے حوالے کر کے فرمایا یہ صدقہ کر دو۔ وہ بولا مدینہ کی بستی میں ہم سے غریب اور کون ہے جس پر یہ صدقہ کروں۔ رسول کریمؐ اس کے اس جواب پر خوب مسکرائے اور فرمایا اچھا پھر یہ کھجوریں خود ہی لے لو۔

(بخاری کتاب الادب باب 68)

منذر بن جریرؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولؐ اللہ کے پاس تھے، دن کا پہلا پہر تھا۔ رسولؐ اللہ کی خدمت میں ایک غریب قوم کے کچھ لوگ آئے جو ننگے پاؤں اور ننگے بدن تھے۔ انہوں نے تلواریں سونتی ہوئی تھیں اوران کا تعلق مضر قبیلہ سے تھا۔ ان کی بھوک اور افلاس کی حالت دیکھ کر رسولؐ اللہ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ آپؐ گھر تشریف لے گئے پھر باہر آ کر بلالؓ سے کہا کہ ظہر کی اذان دو۔ آپؐ نے نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا اوران کیلئے صدقہ کی تحریک فرمائی۔ لوگوں نے دینار، درھم، کپڑے، جو اور کھجور وغیرہ صدقہ کیا یہاں تک کہ غلے کے دو ڈھیر جمع ہو گئے۔ میں نے دیکھا رسولؐ اللہ کا چہرہ خوشی سے ایسے دمک اُٹھا جیسے سونے کی ڈلی ہو۔

(مسند احمد جلد4 ص359 مطبوعہ مصر)

نبی کریم ﷺ غرباء کی عزت نفس کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہر کمزور اور ضعیف آدمی جنتی ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب 61)

آپؐ غرباء کو کھانے وغیرہ کی دعوتوں میں بلانے کی تحریک کرتے اور فرماتے کہ ”وہ دعوت بہت بری ہے جس میں صرف امراء کو بلایا جائے اور غرباء کو شامل نہ کیا جائے“۔

شذرات۔ اخبارات کے مفید اقتباسات

اسباب زوال

جاوید احمد غامدی مسلمانوں کے زوال کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

یہ بنیادی طور پر تین ہیں۔

اولاً، مسلمان کتاب الٰہی کے حامل بنائے گئے تھے۔ یہ محض کتاب نہیں ہے۔ یہ خدا کی میزان ہے جو اس لئے نازل کی گئی ہے کہ دین کے معاملے میں تمام حق و باطل کا فیصلہ اسی پر تول کر کیا جائے۔ مسلمان اپنے تمام اختلافات اس کے سامنے پیش کریں اور جو فیصلہ اس کی بارگاہ سے صادر ہو جائے بے چون و چرا اسے قبول کر لیں۔ یہ ان کے علم و عمل کا مرکز ہو۔ ایمان و عقیدہ اور دین و شریعت کے تمام معاملات میں یہی مرجع بنے، ہر تحقیق، ہر رائے اور ہر نقطہ نظر کو ہمیشہ اس کے تابع رکھا جائے یہاں تک کہ خدا کے پیغمبروں کی کوئی بات بھی اس پر حکم نہ سمجھی جائے، بلکہ ہر چیز پر اسی کو حکم مانا جائے۔ گزشتہ کئی صدیوں سے مسلمان بدقسمتی سے کتاب الٰہی کی یہ حیثیت اپنے علم و عمل میں برقرار نہیں رکھ سکے۔ چنانچہ اقبال کے الفاظ میں **خوار از مہجوری قرآں شدی (تم قرآن کو چھوڑ کر خوار ہوئے ہو) کا مصداق بن کر رہ گئے ہیں۔**

ثانیاً دنیا عالم اسباب ہے۔ یہ اسباب زیادہ تر سائنسی علوم میں انسان کی مہارت سے پیدا ہوتے ہیں۔ خدا نے اپنے جو خزانے زمین و آسمان میں مدفون رکھے ہوئے ہیں وہ اسی مہارت سے نکالے جا سکتے ہیں۔ انسان کی تاریخ گواہی دیتی ہے کہ عروج و زوال تو ایک طرف، اس کے مرنے اور جینے کا انحصار بھی بیشتر انہی علوم میں مہارت پر رہا ہے۔ آگ کی دریافت اور پہیے کی ایجاد سے لے کر دور جدید کے حیرت انگیز انکشافات تک یہ حقیقت تاریخ کے ہر صفحے پر ثبت ہے۔ مسلمانوں کو ان علوم سے دلچسپی تو ہوئی، مگر ان کے ذہین عناصر کا اشتغال زیادہ تر فلسفہ اور تصوف سے رہا، حالانکہ اس کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ فلسفہ و تصوف جن سوالات سے بحث کرتے ہیں، خدا کی کتاب حتمی حجت کی حیثیت سے ان کا جواب لے کر نازل ہو چکی تھی۔ **ان علوم کے ساتھ اشتغال نے مسلمانوں کو خدا کی کتاب سے بھی بے گانہ رکھا اور سائنسی علوم سے بھی۔** پرانے مدرسوں میں وہ اب بھی فلسفہ و تصوف کے وہی مباحث دہرا رہے ہیں۔ جو علم لاینفع (وہ علم جو نفع نہ دے) کی بہترین مثال ہیں۔ چنانچہ دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی اور وہ تصویر حیرت بنے ہوئے ہیں۔

ثالثاً، مسلمانوں نے اپنی اخلاقی تربیت سے شدید غفلت برتی ہے۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ جھوٹ، بددیانتی، غبن، خیانت، چوری، غصب، ملاوٹ، سود خوری، ناپ تول میں کمی، بہتان طرازی، وعدے کی خلاف ورزی، سفلی علوم سے اشتغال، ایک دوسرے کی تکفیر و تفسیق، قبروں کی پرستش، مشرکانہ رسوم، بیہودہ تفریحات اور اس نوعیت کے دوسرے جرائم ان کے معاشروں میں اس قدر عام ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ **بنی اسرائیل کے یہی جرائم تھے جن کی بنا پر خدا کے نبیوں نے ان پر لعنت کی تھی اور وہ ہمیشہ کے لئے خدا کی رحمت سے دور کر دیئے گئے۔ مسلمان بھی اسی حد تک پہنچ چکے ہیں۔** ان کی تصویر دیکھنا ہو تو انجیل کے صفحات میں دیکھ لی جا سکتی ہے، جہاں سیدنا مسیح علیہ السلام نے بنی اسرائیل اور ان کے علما و احبار، دانشوروں اور ارباب حل و عقد کی فرد قرارداد جرم بیان کی ہے۔ ان کے در و دیوار، گلیاں اور بازار، سب پکارتے ہیں۔ یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود۔

مسلمانوں کا زوال ان اسباب سے ہوا ہے۔ وہ انحطاط و زوال کی اس حالت سے نکلنا چاہتے ہیں **تو نہ جہاد و قتال سے کچھ ہو سکتا ہے، نہ مزاحمت کی تحریکوں سے۔** سرنگا پٹم سے افغانستان تک پچھلے دو سو سال کی تاریخ اس کی گواہی دیتی ہے۔ اس سے نکلنے کے لئے انہیں وہ اسباب دور کرنا ہوں گے جو ان کے زوال کا باعث بنے ہیں، ورنہ یہی ذلت و نکبت اور محکومی ہمیشہ ان کا مقدر رہے گی۔ خدا کا قانون بے لاگ ہے۔ وہ اس کی زد میں آ چکے ہیں۔ وہ جب دوسروں سے لڑ کر اس سے نکلنا چاہتے ہیں تو درحقیقت خدا سے لڑ رہے ہوتے ہیں جس نے اپنے اولی باس شدید بندے ان پر مسلط کر دیئے ہیں۔ یہ خدا کا عذاب ہے۔ اس سے بچنے کے راستے وہ نہیں ہیں جو ان کے مذہبی اور سیاسی راہنما اور بزعم خود مجاہدین انہیں بتا رہے ہیں۔ ان راستوں پر چل کر نہ وہ بڑی طاقتوں کا اثر و رسوخ اپنے ملکوں میں ختم کر سکتے ہیں، نہ فلسطین اور کشمیر سے یہود و ہنود کو نکال سکتے ہیں۔ وہ قرآن اور بائبل، دونوں میں انبیاء علیہم السلام کی دعوت کا مطالعہ کریں۔ خدا کے پیغمبر بابل کی اسیری کے زمانے میں آئے ہوں یا رومی حکمرانوں کے دور میں، انہوں نے کبھی یہ راستے اپنی قوم کو نہیں بتائے۔ وہ اپنی قوم کے جرائم اسے بتاتے تھے، یہ دوسروں کے جرائم ڈھونڈنے اور انہیں برا بھلا سنانے کو اپنا ہنر سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ اسے ابتداء سے انتہا تک دیکھ لیجئے۔ بابل اور روم کے حکمرانوں کے خلاف آپ مذمت کا ایک لفظ اس میں نہیں دیکھیں گے، بلکہ ہر جگہ بنی اسرائیل کی فرد قرارداد جرم دیکھیں گے۔ **یہی فرد جرم اس وقت مسلمانوں کو بھی سنانے کی ضرورت** ہے، اس لئے کہ خدا کا جو وعدہ بنی اسرائیل سے تھا، وہی مسلمانوں سے ہے کہ تم میرے عہد کو پورا کرو، میں تمہارے ساتھ اپنے عہد کو پورا کروں گا۔ میری رحمت منتظر ہے، لیکن انہی راستوں پر چلتے رہو گے تو میں بھی اسی راستے پر چلوں گا جس پر چل رہا ہوں اور میرے عذاب کا تازیانہ تمہاری پیٹھ پر برستا رہے گا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(روزنامہ دنیا 10 فروری 2014ء)

پاکستان کے مسائل کا روحانی تجزیہ اور علاج

علامہ ابتسام الٰہی ظہیر لکھتے ہیں:۔

پاکستان اس وقت کئی طرح کے مسائل میں گھرا ہوا ہے اور ہر مسئلہ ایک عفریت بن چکا ہے۔ حکمرانوں کے دعووں اور عوام کی تمناؤں کے برعکس مسائل بڑھتے جا رہے ہیں۔ ان کا سیاسی تجزیہ اکثر کیا جاتا ہے، لیکن ضرورت ہے کہ ان کا روحانی تجزیہ بھی کیا جائے اور قرآن و سنت سے ان کے حل کے لئے راہنمائی لی جائے۔ قرآن کریم کا گہرائی سے مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے مسائل کی چند وجوہ درج ذیل ہیں۔

1۔ گناہوں کی کثرت قرآن مجید نے گناہوں اور مشکلات کے باہمی تعلق کو واضح کیا ہے۔ سورۃ شوریٰ کی آیت 30 میں ارشاد ہوا ”اور جو مصیبت تمہیں پہنچتی ہے تو تمہارے ان اعمال کی وجہ سے جو تمہارے ہاتھوں نے کمائے ہیں اور وہ بہت سے قصوروں سے درگزر کرتا ہے“۔ سورۃ روم کی آیت 41 میں ارشاد ہوا خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا لوگوں کے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے تاکہ اللہ ان کو ان کے کئے بعض کاموں کا مزہ چکھائے۔ شاید کہ وہ واپس پلٹ جائیں۔ ان آیات سے یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ انسانوں کے گناہوں کے نتیجے میں معاشرے فساد اور انتشار کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان اقوام کا بھی ذکر کیا جو اپنے گناہوں کی وجہ سے تباہ ہو گئیں۔ قوم نوح، قوم عاد اور قوم ثمود اپنی بداعتقادی کی وجہ سے سیلاب، طوفان اور چنگھاڑ کی زد میں آ گئیں، قوم لوط پر جنسی بے راہ روی کی وجہ سے آسمان سے پتھروں کی بارش ہوئی اور قوم مدین پر کاروباری خیانت کی وجہ سے اللہ کا عذاب آیا۔

آج اگر ہم اپنے گرد و پیش میں دیکھیں تو **ہمارے معاشرے میں اقوام سابق والی ساری برائیاں موجود ہیں۔** بداعتقادی کی کیفیت یہ ہے کہ قوم ستارہ پرستی سے لے کر جادو ٹونے تک مختلف قسم کے توہمات میں پھنسی ہوئی ہے۔ بے حیائی کا چلن عام ہے، جسم فروشی کا دھندا اپنے عروج پر ہے، اخلاقی گراوٹ کا عالم یہ ہے کہ معصوم بچے بھی بداخلاقی سے محفوظ نہیں ہیں۔ کاروباری معاملات میں بھی اللہ اور اس کے رسولؐ کی تعلیمات کو پامال کیا جا رہا ہے۔ شراب کی خرید و فروخت سے لے کر سودی لین دین تک ناجائز ذرائع سے فائدہ حاصل کرنے کی جدوجہد کی جا رہی ہے۔ ریس کے جوئے سے لے کر کرکٹ پر شرطیں باندھنے تک بڑے پیمانے پر احکام شریعت کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ ان حالات میں اگر ہمارا معاشرہ فساد کا شکار اور ہمارا ملک مسائل کی دلدل میں دھنسا ہوا ہے تو اس میں اچنبھے کی کون سی بات ہے۔

(روزنامہ دنیا 26 جنوری 2014ء)

بہت بکنے والا سودا

عطاء الحق قاسمی اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

ایک سودا جس کے گاہک بہت زیادہ ہیں، وہ موجودہ مسخ شدہ اسلام ہے جس نے ہمیں ساری دنیا میں بدنام کر دیا ہے۔ اس کی ہول سیل ایجنسیاں بعض فسادی مولویوں کے پاس ہیں اور دو ایک کالم نگار بھی جو میرے عزیز دوست ہیں، پورے خلوص سے اس ”اسلام“ کی تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں جس کا ہماری عملی زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس وقت صرف طالبان ہی نہیں جنہوں نے ملک بھر میں فساد برپا کر رکھا ہے بلکہ بظاہر مذہبی لیکن ریاکار لوگ بھی جو ہر دھندہ کرتے ہیں لیکن طالبان سوچ کے حامل ہیں۔ ان لوگوں نے تنگ نظری، عدم برداشت اور کسی بھی ایسی بات پر فساد برپا کرنا جو ان کے نزدیک صحیح نہیں ہے کہ رویے کو فروغ دیا ہے، انہوں نے اسلام کو بے زبان بنا دیا ہے اور صرف اپنے کہے کو اسلام قرار دیتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ”اسلام“ ان کے گھر کی لونڈی ہے اور اس کے ساتھ یہ سلوک بھی ویسا ہی کر رہے ہیں۔

(روزنامہ جنگ 24 جنوری 2014ء)

پولیو ویکسین کی حقیقت

عامر خاکوانی اپنے کالم میں لکھتے ہیں:۔

پولیو ویکسین کے بارے میں موجود مغالطّوں کی اصلیت جاننے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ پہلے ویکسین اور پولیو ویکسین کے تصور کو سمجھ لیا جائے۔ ویکسین دراصل بیماریوں کے خلاف پہلے سے جسم کے اندر مدافعت پیدا کرنے کا نام ہے۔ جن امراض کی ویکسین ابھی تک ایجاد ہو چکی ہے ان میں اس مرض کے مردہ یا غیر فعال (Inactive) وائرس یا نہایت کمزور اور کم قوت والے وائرس کو جسم کے اندر داخل کیا جاتا ہے۔ یہ وائرس چونکہ مردہ یا نیم مردہ ہوتے ہیں اس لئے یہ جسم کو نقصان پہنچانے کی صلاحیت نہیں رکھتے، مگر انسانی جسم اپنی تربیت کے مطابق انہیں بطور دشمن یا فارن باڈی کے شناخت کر لیتا ہے انہیں اپنی یادداشت میں رجسٹر کر لیتا اور ان کے خلاف اینٹی باڈی تیار کر لیتا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جب اس بیماری کے اصل جراثیم حملہ آور ہوں تو جسم ان کے لئے پہلے سے تیار ہوتا ہے اور اس کا مدافعتی نظام وقت ضائع کئے بغیر ان پر حملہ کر کے خاتمہ کر دیتا ہے۔ اس کا نام ویکسین اس لئے رکھا گیا کہ شروع میں اٹھارہویں، انیسویں صدی کی ایک نہایت خطرناک بیماری پلیگ (طاعون) کے خلاف ویکسین تیار ہوئی۔ چونکہ اسے گائے کو متاثر کرنے والے وائرس سے بنایا گیا لاطینی میں گائے یعنی Cow کو Vacca کہتے ہیں۔ اس لئے اسی مناسبت سے اسے Vaccine کہا گیا۔ پلیگ نے لاکھوں کروڑوں لوگوں کو ہلاک

کیا تھا اس کا علاج مشکل تھا، اس کا شکار ہونے والے مریضوں میں سے بیس تیس فیصد تک جانبر نہیں ہوپاتے۔اس لئے جب ویکسین بنی تو بڑے پیمانے پر اس کی مہم چلائی گئی۔1853ء میں انگلینڈ میں طاعون کی لازمی ویکسی نیشن کا قانون بنا، پابندی نہ کرنے والوں پر بھاری جرمانے لگائے گئے۔امریکہ اور یورپ میں حکومتوں نے اس ویکسی نیشن کو کامیاب بنایا۔اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جس بیماری نے تین سے پانچ کروڑ لوگوں کو ہلاک کیا، آج اس کا دنیا سے نام ونشان ہی مٹ گیا۔اسی طرح انفلوئنزا وائرس ہے جس نے یورپ کے لاکھوں لوگوں کو متاثر کیا تھا، کامیاب ویکسی نیشن سے یہ خطرہ بھی ٹل گیا۔اسی طرح چیچک (سمال پاکس) ہے جس نے صرف پچاس سال پہلے پاکستان کے ہزاروں لوگوں کو نشانہ بنایا تھا آج بھی پچاس ساٹھ برس کی عمر کے چیچک زدہ چہرے والے لوگ نظر آجاتے ہیں، مگر جب اس کی ویکسین بنی اور اسے مؤثر مہم کے ذریعے ہر بچے تک پہنچادیا گیا تو اس موذی مرض کا خاتمہ ہوگیا۔

خوش قسمتی سے پولیو جیسے خطرناک مرض کی ویکسین بھی ایجاد ہوچکی ہے۔پولیو کا کوئی علاج نہیں ہے اس کا وائرس مرکزی اعصابی نظام کو نشانہ بناتا ہے اور ایک دفعہ اس کا حملہ ہوجائے تو مریض کے پاس معذوری کے سوا کوئی اور چارہ نہیں تاہم اس کی ویکسین بہت کامیاب ہے۔پولیو کے حوالے سے ستر اور اسی کے عشرے سے ویکسی نیشن جاری تھی۔تاہم 1988ء میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن اور یونیسف نے مل کر بڑے پیمانے پر اس کی ویکسی نیشن شروع کی، پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، مڈل ایسٹ سمیت افریقہ کے ممالک میں اس بیماری پر قابو پانے کے لئے امدادی پروگرام شروع کئے گئے۔88ء میں دنیا بھر میں پولیو کے ساڑھے تین لاکھ کیس سامنے آئے، مگر 2011ء میں ان کی تعداد صرف 450 رہ گئی۔یورپ اور امریکہ میں یہ بالکل ختم ہوگئی۔بھارت میں پچھلے دو برسوں کے دوران کوئی بھی کیس سامنے نہیں آیا، اس سال کے آخر تک یہی صورتحال رہی تو اسے بھی پولیو فری ملک قرار دیا جائے گا۔بنگلہ دیش پہلے ہی پولیو فری بن چکا ہے۔اس وقت دنیا کے تین ممالک نائیجیریا، پاکستان اور افغانستان میں پولیو کے مریض موجود ہیں، شام میں بھی چند کیسز سامنے آئے ہیں، مگر وہاں خانہ جنگی کے باعث ویکسی نیشن ہو ہی نہیں سکی۔دلچسپ بات یہ ہے کہ پاکستان کی طرح نائیجیریا کی مسلم ریاستوں میں بھی بعض شدت پسند مسلم گروپوں نے فتویٰ دیا کہ اس ویکسی نیشن کے ذریعے مسلمانوں کی آبادی کم کرنے کی سازش کی جارہی ہے، وہاں کے ایک اہم شہر کانو میں پولیو ویکسی نیشن کرنے والے کارکنوں پر القاعدہ کے حامی گروپوں نے حملے بھی کئے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 27 جنوری 2014ء)

پاکستان کس کا ہے

تحریر: ندیم نصرت

پاکستان کسی ایک علاقے کے لوگوں کے لئے اور نہ ہی کسی ایک فرقہ یا مسلک کے مسلمانوں کے لئے وجود میں آیا تھا۔یہ ایک اٹل اور تاریخی حقیقت ہے کہ پاکستان برصغیر کے تمام مسلمانوں کے لئے قائم کیا گیا تھا خواہ وہ کسی بھی زبان بولنے والے ہوں یا کسی بھی مسلک کے ماننے والے ہوں۔

بدقسمتی سے قیام پاکستان کے محض چند سال بعد اس کی سرحدیں، ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے بند کرکے دوقومی نظریہ کو بحیرہ عرب میں غرق کر دیا گیا۔ایک اللہ، ایک نبی آخرالزماں کے پیروکاروں کو دو ریاستوں میں تقسیم کرکے ہندوستانی مسلمانوں کو اسی ہندو اکثریت کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا گیا جن کے غلبہ کے خوف سے ان ہندوستانی مسلمانوں نے پاکستان بنانے کی تحریک چلائی تھی۔المیہ یہ ہے کہ اس صریحاً ناانصافی پر احتجاج کا ایک لفظ بھی ادا کرنا پاکستان میں غداری پر محمول کیا جاتا ہے۔جب پاکستان وجود میں آیا تو اسی عشرہ میں درجنوں دیگر اور ریاستیں بھی دنیا کے نقشہ پر نمودار ہوئیں۔کسی نے کرکٹ کو قومی کھیل کے طور پر اپنایا تو کسی نے ہاکی اور فٹبال کو **لیکن پاکستانی حکمرانوں نے غداری کے سرٹیفکیٹ اور کفر کے فتوے بانٹنے کو قومی مشغلہ بنادیا۔** پہلے مغربی پاکستان کی اقلیت نے مشرقی پاکستان کی بنگالی اکثریت کے حقوق کی آواز کو ملک دشمنی قرار دے ڈالا اور بنگالی مسلمانوں کو ان کے حقوق دینے کے بجائے ملک کو دو حصوں میں تقسیم کردیا۔ **پھر قادیانی غیر مسلم ٹھہرے اور شیعوں کو کافر قرار دے دیا گیا۔** کل باچا خان ہندوستانی ایجنٹ ٹھہرائے گئے آج بلوچوں کی حب الوطنی مشکوک ہے اور وطن بنانے والے مہاجر ملک دشمن ہیں۔شیعہ کافر ہیں، بریلوی بدعتی ہیں اور تبلیغی جماعت کے پیروکار، غیر تکفیری ہیں۔جس سرزمین پر علم و معرفت اور دین الٰہی کی طرف بلانے والے بزرگان دین سے محبت وعقیدت رکھنے والوں کی اکثریت ہے وہاں اسلحہ اور بارود کے ذریعہ بزرگان دین کے صدیوں پرانے مزارات کو بموں سے اڑا دیا گیا۔لاہور میں حضرت شیخ علی ہجویری المعروف داتا گنج بخشؒ کے مزار پر خودکش حملہ کیا گیا۔پاک پتن میں حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکرؒ کے مزار کو اڑایا گیا۔کراچی میں حضرت عبداللہ شاہ غازی کے مزار پر خودکش دھماکہ کیا گیا۔پشاور میں بزرگ صوفی شاعر حضرت رحمان بابا کے مزار کو بم سے اڑا کر تباہ کردیا گیا۔قبائلی علاقوں میں کئی بزرگان دین کے مزارات کو تباہ کر دیا گیا۔جو باقی بچے ان مزارات کو بھی تہس نہس کرکے رکھ دیا گیا۔آج مزارات پر جانے والوں کو مشرک قرار دے کر چنگیز خانی انداز میں ان کی گردنیں اڑائی جارہی ہیں۔

آج پاکستان میں نواسہ رسولؐ اور اہل بیت کی شہادت کا سوگ منانا کفر بنادیا گیا ہے۔میلاد رسولؐ منانا بدعت سمجھا جاتا ہے اور محبت وعقیدت کے اظہار کے لئے محافل سماع کو ہندوانی رسوم قرار دیا جاتا ہے۔انتہا پسندوں کے لشکر ملک بھر میں دندناتے پھر رہے ہیں اور مخالفت کرنے والوں کا قتل عام کررہے ہیں۔ان کے ہاتھوں نہ مسجدیں محفوظ ہیں نہ امام بارگاہیں۔نہ قادیانیوں کی عبادت گاہیں اور قبرستان محفوظ ہیں اور نہ ہی بوہریوں اور اسماعیلیوں کے جماعت خانے نہ ہندوؤں کے مندر سلامت ہیں نہ عیسائیوں کے گرجا گھر ہر مذہب، مسلک اور فقہ کی عبادت گاہ اور ہر مقدس مقام اور مرکز ان دہشت گردوں کے نشانے پر ہیں لیکن ارباب اختیار اور اقتدار محض خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

(جنگ 20 جنوری 2014ء)

ماخوذ

مفید صحت غذائیں

بہت سی غذائیں ایسی ہیں جنہیں کھا کر ہم اپنا وزن کم کرلیتے ہیں، لیکن ضروری نہیں کہ یہ ساری غذائیں صحت بخش بھی ہوں۔دوسری بات یہ ہے کہ ہم ڈائٹنگ کرکے اپنا وزن کم کرلیتے ہیں لیکن جب وزن کم ہوجاتا ہے تو پھر خورونوش کے وہی پرانے انداز اختیار کرتے ہیں، وزن پھر بڑھتا ہے اور پھر گھٹایا جاتا ہے اور یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے، جو مناسب نہیں۔یہ بات ذہن میں رکھئے کہ صحت مندی کی نشانی دبلا پن ہی نہیں ہے۔اصل بات یہ ہے کہ انسان جسمانی اور ذہنی طور پر چاق و چوبند محسوس کرے۔جسم میں توانائی ہو اور زندگی سے لطف اندوز ہوا جائے تو غیر ضروری دبلاپے کی جستجو ٹھیک نہیں۔بہتر یہ ہے کہ ہم اپنے طرز زندگی پر توجہ دیں۔اگر طرز زندگی صحت بخش اور ہم خود کو چست محسوس کررہے ہوں اور کبھی کبھار لذت کام ودہن کی خاطر کچھ کھالیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

البتہ یہ بات یاد رکھئے کہ ہماری غذا قدرتی حالت سے جس قدر قریب ہوگی اسی قدر ہمارے لئے مفید ہوگی۔تازے پھل خوب ہیں اور یہ ہماری مٹھاس کی خواہش بھی پوری کرتے ہیں۔سبزیوں میں بھی حیاتین اور معدنیات بہت پائے جاتے ہیں۔لہٰذا سبزیاں خوب کھایئے اور ہری، نارنجی اور پیلی سبزیوں پر زیادہ توجہ دیجئے، سبزیوں کو بھاپ میں گلا کر کھایا جائے تو ان میں تغذیہ زیادہ ہوگا۔ایسی چٹنیوں سے پرہیز کریں، جن میں چکنائی اور حرارے زیادہ ہوں۔

چوکر ملا اناج استعمال کریں۔چوکر نکلے ہوئے آٹے کی روٹی نہ کھائیں۔چوکر نکلے اناج میں تغذیہ کم ہوجاتا ہے اور اس میں سٹارچ (نشاستہ) کی زیادہ مقدار تیزی سے خون میں شکر کی سطح کو متاثر کرتی ہے۔شکر سے تیار شدہ چیزوں کا استعمال کم سے کم کیجئے۔گوشت بغیر چربی کا کھائیں اور مقدور ہو تو مچھلی ضرور کھائیں۔ہماری غذا میں عموماً اومیگا 3 قسم کے روغن کی کمی ہوتی ہے۔جو سمندری غذا یعنی مچھلی وغیرہ ہفتے میں دو تین بار کھانے سے پوری ہوسکتی ہے۔مچھلی اور مرغی تل کر کھانے کے بجائے سینک کر کھائی جائے تو بہتر ہے۔ادل بدل کر کھایئے اور صرف گیہوں اور چاول کھانے کے بجائے طرح طرح کے اناج کھایئے۔

یہ خیال رکھئے کہ پانی آپ کا خاص مشروب رہے۔دیگر مشروبات کم استعمال کریں، خصوصاً گیس آمیز مشروب سے بچئے، خواہ وہ شکر ملا ہو یا بغیر شکر کا۔پانی پینے سے کوئی اکتاتا تو نہیں، لیکن اگر کبھی اکتاہٹ محسوس ہو تو منہ کا مزا بدلنے کے لئے اس میں لیموں نچوڑ لیجئے۔بچوں کو کاربونیٹڈ پھلوں کا رس پلایئے۔قہوہ اور نباتی چائے بھی صحت کے لئے بہت فائدہ مند ہے، لیکن زیادہ کیفین سے بچتے رہئے۔

صبح کے ناشتے کا ناغہ نہ کیجئے۔ایسا کریں گے تو صبح کا کچھ وقت گزرنے کے بعد آپ کو جسم میں توانائی کی کمی محسوس ہونے لگے گی۔اگر صبح کے وقت پورا ناشتہ کرنے کی خواہش نہیں ہوتی تو آدھا ہی سہی، یعنی ایک انڈا کھا لیجئے اور تھوڑا سا دلیا یا دہی اور پھر دو گھنٹے بعد تھوڑی سی کشمش کھالیں یا مٹھی بھر بادام کی گری کھالیں۔

بعض افراد کھانے کی کچھ چیزوں کو بالکل نہیں چھوڑ سکتے۔ایسی صورت میں یہ کرنا چاہئے کہ یہ اشیاء مثلاً چاکلیٹ، خستہ کراری غذائیں وغیرہ اعلیٰ درجے کی اور تھوڑی مقدار میں کھائیں۔جو لوگ کافی کے شوقین ہیں، وہ کیفین نکلی ''کیفین فری'' کافی پینے کی کوشش کریں، چونکہ کافی پیشاب آور ہوسکتی ہے، لہٰذا جسم میں نمی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے پانی زیادہ پئیں۔

آخر میں آپ کو بتاتے چلیں کہ خوب تلی ہوئی اشیاء میٹھے کھانے، محفوظ کیا ہوا گوشت، چکنی چیزیں اور چوکر نکلے اناج سے تیار شدہ روٹی وغیرہ مضر صحت ہیں، جبکہ ہری اور تیز رنگ کی سبزی، رنگ والی سبزیاں، تازہ پھل، چربی نکلا گوشت، مچھلی، گری، منقا اور چوکر والی روٹی مفید صحت ہیں اور کچی یا بھاپ میں تیار شدہ سبزیاں، ٹھنڈے پانی کی روغنی مچھلی اور چوکر والا اناج بہت خوب ہیں۔

(ہمدرد صحت دسمبر 2009ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مبارک احمد قمر صاحب مربی سلسلہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ جلدی امراض کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔آمین

مکرم حافظ ملک منور احمد احسان صاحب استاد مدرسۃ الحفظ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھانجے مکرم کامران احمد صاحب ولد مکرم راجہ محمد یوسف صاحب ناظم اطفال علاقہ جہلم و چکوال گزشتہ دنوں جنریٹر چلانے لگے۔تو کمرے میں گیس لیک ہونے کی وجہ سے آگ کا دھماکہ ہوگیا جس کے باعث چہرہ ہاتھ اور گردن بری طرح جل گئے۔ علاج جاری ہے۔ کچھ بہتری ہو رہی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمادے اور تمام قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

مکرم عبداللطیف تبسم صاحب معلم وقف جدید سدو کی ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو عرصہ 5 ماہ سے دل کی تکلیف ہے۔ 18 مارچ 2014ء کو دوسٹنٹ ڈالے گئے تھے۔مگر تاحال تکلیف برقرار ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ وعاجلہ اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم آصف مجید بھٹی صاحب کارکن وکالت مال اول تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیگم مکرمہ ارم عنبرین صاحبہ کے دادا محترم محمد شریف جنجوعہ صاحب طاہر آباد غربی دو ہفتوں سے بہت زیادہ علیل ہیں۔ بات کرنے، اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے کی سکت نہیں ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔آمین

ضرورت لیب ٹیکنیشن

ادارہ نورالعین بلڈ بینک میں ایک عدد تجربہ کار لیب ٹیکنیشن / اسسٹنٹ کی ضرورت ہے جو احباب خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے ادارہ نورالعین میں بھجوا دیں، اپنی درخواست کے ہمراہ ایک عدد فوٹوگراف، دوعدد شناختی کارڈ کی کاپیاں، اسناد کی نقول اور تجربہ کا سرٹیفکیٹ ساتھ لگائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ریفریشر کورس

(یمن بلاک مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ)

مکرم محمد انور نسیم صاحب منتظم عمومی مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

دارالیمن بلاک مجالس انصاراللہ کے عہدیداران کا ریفریشر کورس مورخہ 27/اپریل 2014ء کو بیت الذکر گنبد والی دارالیمن وسطی حمد میں نماز عصر کے بعد 5 بجے شام محترم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی کی صدارت میں منعقد ہوا۔تلاوت اور عہد کے بعد زعیم صاحب اعلیٰ نے مطالعہ کتب کی طرف توجہ دلائی۔ازاں بعد محترم ڈاکٹر غلام احمد فرخ صاحب آڈیٹر انچارج شعبہ کمپیوٹر انصاراللہ پاکستان نے نماز باجماعت اور حضور انور کے خطبہ جمعہ سننے کی طرف توجہ ہوئی۔ اس کے بعد خاکسار نے مختلف شعبہ جات کی رپورٹس کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہدایات دیں۔ مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب منتظم تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ مقامی نے ہدایات دیں۔آخر میں محترم زعیم اعلیٰ صاحب نے نصائح کیں۔دعا کے ساتھ یہ ریفریشر کورس اختتام پذیر ہوا۔ 71 عہدیدار حاضر ہوئے۔اللہ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔آمین

پکنک

(مجلس انصاراللہ دارالصدر شرقی الف)

مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دارالصدر شرقی الف تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ دارالصدر شرقی الف کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ کو مورخہ 26/اپریل 2014ء کو ایک ڈیرہ پر پکنک کرنے کا موقع ملا۔ 34 انصار نے اس میں شرکت کی۔علمی مقابلے ہوئے۔ اس کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عملی اصلاح کے متعلق بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے۔اس کے بعد نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد کھانا کھایا گیا۔پھر معلومات عامہ کا مقابلہ ہوا۔ بعدازاں ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ میوزیکل چیئر، دوڑ 50 میٹر اور دوڑ الٹی 25 میٹر صف اول اور صف دوم کی الگ الگ کروائی گئی۔لطائف کی مجلس بھی ہوئی۔چار بجے دوپہر تمام انصار بخیروعافیت واپسی کیلئے روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔آمین

نصاب ششماہی چہارم

(واقفین نو)

سترہ سال سے زائد عمر واقفین نو/واقفات نو کیلئے ششماہی چہارم کا نصاب درج ذیل ہے۔

قرآن کریم: پارہ 18 نصف آخر

معہ ترجمہ از حضرت میر محمد اسحاق

حفظ قرآن کریم: سورۃ الصّف معہ ترجمہ

سیرت: حیات نور

مصنفہ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل)

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود: ”مرزا غلام احمد قادیانی مرتبہ مکرم میر داؤد احمد صاحب“ کے درج ذیل عناوین

(1) بعثت کا مقصد — صفحہ 63 تا 79

(2) اللہ تعالیٰ جل شانہٗ — صفحہ 218 تا 276

(3) انبیاء کی ضرورت — صفحہ 825 تا 833

(4) یاجوج ماجوج — صفحہ 961 تا 964

(5) جہاد بالسیف — صفحہ 1004 تا 1013

(6) پردہ — صفحہ 1052 تا 1056

علمی مسائل: خلافت علیٰ منہاج النبوت

قرآن کریم اور احادیث کی روشنی میں

جو واقفین نو/واقفات نو چاروں ششماہیوں کا امتحان دے چکے ہیں۔ان کا الگ امتحان ہوگا جس کا نصاب دیباچہ تفسیر القرآن مکمل ہے۔مربیان/معلمین/اور جامعہ احمدیہ/مدرسۃ الظفر میں زیر تعلیم واقفین نو امتحان سے مستثنیٰ ہوں گے۔

مربیان کرام/معلمین کرام اور سیکرٹریان وقف نو کی خدمت میں درخواست ہے کہ امتحانات کی تیاری کے سلسلہ میں واقفین نو/واقفات نو کی مدد فرمائیں۔مورخہ 17 اگست 2014ء دونوں امتحانات الگ الگ منعقد ہوں گے۔

نوٹ: متعلقہ کتب دفتر وکالت وقف نو تحریک جدید میں دستیاب ہیں۔ (وکالت وقف نو ربوہ)

تاریخ احمدیت اسلام آباد

جماعت احمدیہ اسلام آباد تاریخ اسلام آباد (1966ء تا حال) مرتب کر رہی ہے۔اس سلسلے میں اگر کسی دوست کے پاس کوئی متعلقہ مواد یا تصویر ہو تو مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

بیت الذکر اسٹریٹ نمبر 8 سیکٹر F-7/3 اسلام آباد تمام تصاویر استعمال کے بعد واپس کردی جائیں گی۔ (سیکرٹری تالیف وتصنیف اسلام آباد)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

عہدیداران خلیفہ وقت کے خطبات کے نوٹس لیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16/اگست 2013ء میں فرماتے ہیں۔

خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔یا دوسری باتیں جو مختلف وقتوں میں کی جاتی ہیں اُن پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بڑا ضروری ہے۔ عہدیدار جہاں احباب جماعت کو یہ توجہ دلائیں وہاں عہدیداران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے تو فوراً اُسے نوٹ کریں اور صدرانِ جماعت کو سرکلر کریں۔اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اُس پر عمل ہو رہا ہے۔ہوسکتا ہے کہ بعض اور جماعتیں بھی یہ کرتی ہوں لیکن رپورٹ کا جہاں تک تعلق ہے ابھی تک صرف امریکہ کی جماعت کے امیر ہیں جو باقاعدگی سے یہ نوٹ کرتے ہیں اور پھر سرکلر بھی کرتے ہیں۔......اس کے علاوہ مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اس کا follow up بھی کیا جائے، feed back بھی لی جائے۔

اسی طرح نیشنل امیر جماعت ریجنل امیر بنا کر صرف اس بات پر نہ بیٹھ جائیں کہ ریجنل امیر کام کررہے ہیں اور تمام کام کا انحصار انہی پر ہو، یہ نہیں ہونا چاہئے، صحیح طریق نہیں ہے۔اس سے جو بات اَب تک میری نظر میں آئی ہے یہ ہے کہ ملکی مرکز اور جماعتوں میں دُوری پیدا ہورہی ہے، بلکہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہم مرکز تک یعنی ملکی مرکز تک براہِ راست نہیں پہنچ سکتے۔ یہ احساس بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے۔اس لئے یہاں بھی اور دوسری جگہ بھی امیر جماعت اس بات کی پابندی کریں کہ سال میں کم ازکم دو مرتبہ صدران کے ساتھ میٹنگ ہو اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے اور جو صدران باوجود توجہ دلانے کے کام نہیں کرتے ان کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔

اسی طرح سیکرٹریان مال، سیکرٹریان تربیت، سیکرٹریان (دعوت الی اللہ) بھی ہیں۔اگر دو نہیں تو سال میں کم ازکم ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضروری ہونی چاہئے اور ان کے کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہو جائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان ہیں، یا باقی شعبوں کے جو بہت سارے مسائل ہیں وہ بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔

(روزنامہ الفضل 24 ستمبر 2013ء)

ایم ٹی اے کے پروگرام

20 مئی 2014ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	راہ ھدیٰ
2:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔ اگست 2008ء
4:00 am	ملیالم سروس
4:35 am	سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	الترتیل
6:30 am	حضورانور کا دورہ مغربی افریقہ
7:30 am	کڈز ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔ اگست 2008ء
9:00 am	ملیالم سروس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:00 pm	وقت مسیحا
1:30 pm	آسٹریلین سروس
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2014ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:00 pm	سپینش سروس
8:30 pm	وقت مسیحا
9:00 pm	پریس پوائنٹ
10:10 pm	نور مصطفویٰ
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

21 مئی 2014ء

12:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 16 مئی 2014ء (عربی ترجمہ)
1:20 am	گفتگو
2:00 am	پریس پوائنٹ
3:05 am	حضرت ابوبکرؓ کی پاکیزہ حیات
4:05 am	سوال و جواب
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 am	یسرنا القرآن
6:10 am	گلشن وقف نو
7:00 am	گفتگو
7:35 am	نور مصطفویٰ
8:00 am	پریس پوائنٹ
9:10 am	آسٹریلین سروس
9:30 am	وقت مسیحا
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	الترتیل
11:45 am	جلسہ سالانہ یوکے
1:10 pm	ریئل ٹاک
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سواحیلی سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:45 pm	الترتیل
6:15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 8۔ اگست 2008ء
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:05 pm	دینی و فقہی مسائل
8:40 pm	کڈز ٹائم
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ یوکے

(بقیہ از صفحہ 2: خطبات امام وقت)

خوف کرو اور حد سے مت بڑھو اگر یہ منصوبہ انسان کا ہوتا تو خدا مجھے ہلاک کر دیتا اور اس تمام کاروبار کا نام ونشان نہ رہتا۔ مگر تم نے دیکھا کہ کیسی خدا تعالیٰ کی نصرت میرے شامل حال ہو رہی ہے اور اس قدر نشان نازل ہوئے جو شمار سے خارج ہیں۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 554)

س: حضور انور نے سلسلہ کی مخالفت کرنے والوں کے لئے کیا دعا فرمائی؟

ج: فرمایا! آج 125 سال ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ پس کیا یہ لوگ عقل استعمال نہیں کریں گے۔

س: حضور انور نے کن ممالک کے احمدیوں کے لئے خصوصاً دعا کی تحریک فرمائی؟

ج: شام، پاکستان، مصر کے احمدیوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی مشکلات دور فرمائے اور اس بارے میں بھی ہم خاص نشان دیکھنے والے ہوں۔

س: حضور نے خطبہ کے آخر میں کن کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: مکرمہ لطیفہ الیاس صاحبہ ایفرو امریکن جن کی عمر 76 سال تھی۔

ربوہ میں طلوع و غروب 9 مئی

طلوع فجر	3:44
طلوع آفتاب	5:14
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	6:56

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

9 مئی 2014ء

6:15 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
8:00 am	ترجمۃ القرآن کلاس 29 اپریل 1997ء
9:50 am	لقاء مع العرب
11:55 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
1:20 pm	راہ ھدیٰ
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2014ء
11:30 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

چھینک آنے کی وجہ

طبی تحقیق کے مطابق جب دماغ میں بخارات جمع ہو جاتے ہیں تو دماغی قوت مدافعت کی وجہ سے چھینک آتی ہے۔ چھینک آنے سے دماغ کی رطوبتیں ناک اور آنکھوں میں پانی اترنے کی شکل میں باہر آجاتی ہیں اور دماغ کی کارکردگی متاثر ہونے سے بچ جاتی ہے۔ تحقیق کے مطابق اگر انسان کو چھینک نہ آئے تو اس سے بینائی کو نقصان پہنچتا ہے چھینک کے ذریعے جسم فلو، نزلے یا اس قسم کی دیگر بیماریوں سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 12 اپریل 2014ء)

اکسیر اوجاع جوڑوں کی درد کی مفید دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434,6211434

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

اٹھوال فیبرکس
لان ہی لان، چائنہ لان کی تمام ورائٹی پر
زبردست سیل سیل سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
اعجاز احمد طاہر: 0333-3354914

نشاط، گل احمد، ڈیزائنرز، بوتیک اور چکن ولان کی بیشمار ورائٹی
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 047-6213312

لوٹ سیل۔ سیل۔ سیل
لیڈیز و بچگانہ ورائٹی Rs 250/=
مردانہ ولیڈیز فینسی ورائٹی Rs 350/=
رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ

وردہ فیبرکس گرمیوں کا تحفہ
لان شرٹ پیس صرف -/220 روپے میں حاصل کریں
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

Global Cargo Service گلوبل کارگو سروس
DPD
Door to Door Service
جلسہ سالانہ U.K اور جرمنی Migrate کرنے والوں کے لئے خوشخبری
آپ دنیا میں کسی بھی ملک میں جا رہے ہوں،
اضافی سامان سے پریشان نہ ہوں، بلکہ ہماری کارگو سروس سے فائدہ اٹھائیں،
امریکہ، آسٹریلیا، کینیڈا، یوکے، جرمنی اور دیگر یورپی ممالک کے لئے کم ریٹ
بہترین سروس
047-6215744, 0334-6365127
web:globalcargo.com
سکائی نیٹ آفس اقصیٰ چوک ربوہ

Skylite Institute of Information Technology
(Educating People For Future)
کمپیوٹر کورسز سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر شارٹ کورسز کا آغاز ہو چکا ہے
کمپیوٹر بیسکس دورانیہ 1 ماہ
مائیکروسافٹ آفس دورانیہ 2 ماہ
گرافکس ڈیزائننگ دورانیہ 2 ماہ
ویب ڈیویلپمنٹ دورانیہ 2 ماہ
آن لائن مارکیٹنگ دورانیہ 2 ماہ
کامیاب طلباء کے لئے Skylite Communications میں جاب کرنے کے شاندار مواقع
4/14. 2nd Floor, Gole Bazar Rabwah, PH: 0476211002

FR-10